نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر — قیمت سالیانہ مع محصول ۱۲ر

نمبر ۲۱ - جلد ۱ — لودیانہ ۲۴ - جولائی ۱۸۷۳ء — قیمت ۳ پائی

خانگی تنازعات اہل ہند

یہ بھی کہ انسان کی سرشت نے شہوت اور تمیز دونوں سے ترکیب پائی ہے اور طایفہ حیوان نے صرف ایک شہوت سے پس انسان اگر تمیز کو جو صرف باعث اسکے امتیاز کا حیوان سے ہے شہوت پر غالب رکھے تو انسان ہے ورنہ نرا حیوان۔ مقابلہ کے رو سے تمام دنیا میں شہوت کو تمیز پر غلبہ پایا جاتا ہے دیکھو کوئی ملک متعدد بات ناجائز اتفاقی زن و شوہر طلاق استقاط حمل ہلاک اولاد حرام وغیرہ سے جو نتایج شہوت کے نتایج میں پاک نہیں نظر آتا اگر مطالعہ اخبارات سے ایسی حرکات ناجائز و ناشایستہ میں ملک ہندوستان نمبر اول پایا جاتا ہے۔ انگلستان وغیرہ فرنگستانی ملکوں کی نسبت جو کثرت زنا کا چرچا ہے استعمال ہم اپنے کسی آیندہ ارٹیکل میں تحریر کرینگے فی الحال ہمکو اپنے خاص ملک ہندوستان کی طرف متوجہ ہونا ضرور ہے میری دانست میں باعث ترقی ان افعال مذموم کا اس ملک میں یہہ دو تین امور ہیں جو ذیل میں درج ہوتے ہیں۔

اول سبب اس بیجا اور بے شرعی کا رسم انعقاد بحالت صغیر سنی ہے یہہ امر تو متفق علیہ ہے کہ ۲۰ برس تک عمر انسانی خطرناک ہوتی ہے طرح طرح کے نقص پرورش مرایض مہلک مثل چیچک وغیرہ بچوں کے لاحق ہوتی ہیں بالغرض اگر زوجین ان بلیات سے محفوظ رہکر سن تمیز کو پہنچ بھی جاویں تو ممکن ہے کہ بسبب نافہمیدہ و زمانہ بیہوشی کے عقد کی ایک کو دوسرے سے نفرت ہو اور جب نفرت ہوئی تو کیا ممکن ہے کہ تقاضائے بشریت انکو غیر مرد اور غیر عورتوں کی طرف جھکا نہ دے اسی طرح ہی ایسا ہوتا ہے واسطے زنا کے کوشش کرے اور اگر شاید کسی وجہ سے نباہ بھی رہ سکے تو دائمی رنجش اور بیزاری ضرور رہیگی۔ اصل سلوک اتفاقی بات ہے اور وہ بھی اگر ہو تو اوائل میں شاذ و نادر لیکن رفتہ رفتہ طرفین صبر و شکر کر ہی بیٹھتے ہیں کیا کریں لاچار ہیں **مصرعہ** باہمی مردمان جائز ساخت۔ مسلمان بھی عرب اور اور اسلامیہ سلطنتوں کی رسم یک لخت ترک کرکے اس رسم میں ہنود کے پیرو ہو گئے ہیں بلکہ اُنسے بھی دو قدم آگے بعض بعض اقوام اہل اسلام میں گو عمر پختہ میں شادی کا رواج ہے مگر اُس حالت میں بھی بجبر وغیرہ نیت مرضی طرفین شادی ہوتی ہے اور دُولہا دُلہن کو مطلق اختیار نہیں ہوتا کہ ایک دوسرے کو دیکھ لیں یا طرفین کی مزاج اور چال چلن سے تحقیقات حاصل کرلیں تو گویا دو ضدین آگ پانی کا باہم اجتماع کرنا ہوتا ہے اور پھر نہ وقت پڑنا بولنے کی ایک شرم کے دوش پیچھے سے ہزار ہا خرابیاں سہنی پڑتی ہیں عورت کو تو ذرا سی بھی بولنا اسقدر میں مجال ہے جا ہے قریباً یہی حال مردوں کا ہے بھلا پھر ایسے اتفاقی عقد سے کونسی صورت اتفاق کی امید کیجا سکتی ہے۔ مسلمانوں کے یہاں شرعاً مرد وا یا مرد کا قبل از نکاح اُس عورت کو ایک نظر دیکھ لینا جس سے شادی کرنی منظور ہو جائز ہے اور عرب میں اکثر ایسا ہوتا ہے مگر ہند کے مسلمانوں نے پیروی ہنود کو حکم شرعی سے فایق سمجھ رکھا ہے۔ مرد تو بصورت نا اتفاقی تلاش بیبی سے استمتاع شہوت کر سکتا ہے مگر عورت اگر بحالت مجبوری یا لحاظ عفت ایسا نہ بھی کرے تو اپنے بزرگوں کے حق میں ضرور دعائے بد اور کلمات درشت و نا ملایم بولتی ہوگی +

دوم بیوگان کو خانہ نشین کرانا۔ اور اول یہہ امر انسانی ہمدردی اور ابنائے جنس کی غمخواری کے صریح برخلاف ہے غور کیجا ہے کہ مردوں سے کونسی خرابیاں بظہور آئیں کہ بلا اختیار حصول حظ نفسانی حاصل ہے اور عورات بیچاری کس گناہ عظیم کی سزا میں ہم لوگوں کے ظلم باعث لذت دنیوی سے محروم ہیں جب وے اپنی ہم عمر آراستہ پیراستہ سہیلیوں کو اپنے خاوندوں کے ساتھ عیش و عشرت کرتی دیکھتی ہونگی تو کیا ممکن ہے کہ ہر وقت خیال گناہ آمیز انکے دلوں پر چڑھتے اُترتے نہ ہونگے اور بعدہٗ اسقاط حمل یا ہلاک اولاد حرام جو اُسکا نتیجہ ہے نہ کرتی ہونگی + اس بلا میں صرف ہمارے برادران ہنود ہی مبتلا نہیں ہیں بلکہ اہل اسلام کی اشراف اقوام نے بھی اُسکو دستور العمل اشرافت سمجھ رکھا ہے حالانکہ مخالفت احکام شرعی اور خیر بربادی ننگ و ناموس وغیرہ اُسکا نتیجہ ہے +

سوم مردوں کے لئے آزادی کثرت مناکحت جہاں مرد عورت سے ناراض ہوا تو وہ ۲-۳ بلکہ ۴ عورتیں اور کر سکتا ہے اور تلاش بیبی علاوہ کیونکہ ہندوستانی مردوں میں یہہ فعل کچھ معیوب نہیں ہے بلکہ شان امیری میں اور مردانگی میں داخل ہے مگر عورات بیچاری جو بلا زنجیر قید ہوتی ہیں اگر بجوش اشتہاء حاجات فطری یا از راہ حسد گھٹی میں چھپیدہ کرتی ہونگی تو ہر وقت کے رنج و غصہ سے اپنی زیست کو مزید وبال جان سمجھتی ہونگی۔ ان سیکڑوں میں سے کوئی پاکدامن ہوگی جو اپنی عفت اور عصمت کو محفوظ رکھتی ہوگی۔ مسلمانوں کیلیے چار تک ازدواج کا کرلینا جایز ہے مگر انہیں ہر ایک کا حق برابر ادا کرنا شرط ہے مگر یہاں کے مسلمان اس مسئلہ کی آڑ میں عیش پرستی کا شکار کھیلتے ہیں یہہ تو ممکن ہی نہیں کہ ایک مرد سے کئی عورات برابر خوش ہوں البتہ ایک تو وہ کہ جس سے دل لگی ہو اور باقی بیچاری

مصیبت کی ماری اپنا سر دھنتی ہیں +

باقی برہفتہ آئیندہ

مجلس عقلیہ

ایکنے کہا کہ یہہ جو ٹے عیسائی آجکل بازاروں میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں عورت ہو خواہ مرد انکی پوشاک صاف و سفید ہی برخلاف ہندو و مسلمان کے انکے لباس نہایت میلے کچیلے رہتے ہیں نہیں معلوم اسکا کیا سبب ہی +

دوسرے نے کہا کہ واہ صاحب آپکو خبر ہی کہ ان عیسائیوں کے نہ مرنے میں خرچ نہ پیدا ہونے میں خرچ نہ شادی نہ غمی میں خرچ پھر یہ لوگ لباس بھی سفید نہ پہنے اور خرچ کہاں کریں +

تیسرے نے ہنسکر جواب دیا کہ جناب شادی و غمی میں خرچ کرنا ہندوں کے بیان کرنے بید و شاستر میں لکھا ہی کہ شادی و غمی فضول خرچی کر اپنا نام پیدا کرو بلکہ ترتیا جگ میں تو صرف ۱۱ روپیہ سے زیادہ کوئی شادی میں خرچ نہیں کرتا تھا۔ اور اسیطرح سے اہل اسلام کے یہاں سوائے سوا روپیہ کے چھوارے کے اور دُولہن کی پوشاک وغیرہ سے کسی پیغمبر نے زیادہ خرچ نہیں کیا یہہ نئے پودہ کی شاخیں جہانتک پھیلیں سو تھوڑی مگر یہہ یاد رہی اس فضول خرچی نتیجہ یہہ ہی ہوتا ہی کہ گھر بار چھوڑ یار دوستوں سے علیحدہ ہو یا تو جیلخانہ کی دیواروں سے باتیں کرتے ہیں یا دیس بدیس لگتے پھرتے ہیں +

چوتھے نے بہت سوچکر کہا کہ اے یارو یہہ جو تم کہتے ہو سب کچھ ہی مگر جب خدا تعالی گھر میں شادی دیوے تب ہی کچھ خرچ نکریں تو یہہ ہماری کمائی کس کام آویگی اور پھر یہہ نام کسوقت حاصل کرینگے۔ قرض ہو جاکا سے جگ تو حاصل ہو جاویگا۔ اور اگر قرضدار بھی ہوگئے تو خیر قرضدار جلنے یا قرضخواہ دوسرا کون جانتا ہی۔ اگر کچھ نام ہو گیا تو تمام دنیا میں روشن ہو جاویگا +

پانچویں نے کہا ضرور نام تو ہو جاویگا مگر بقیہ عمر جس خرابی سے بسر ہوگی وہ بھی تو اس نام کے مقابلہ کرو۔ دنیا میں جیسا قرضدار خوار ہی ایسا کوئی شخص خوار نہیں ہی۔ دیکھو آزاد آدمی اپنی عمر کس طرحسے بسر کرتا ہی اور انسان کو لازم ہی فضول خرچی نکرے اور جہانتک ہوسکے سفید کپڑا پہنے خواہ موٹا ہو یا باریک +

فقط

اخبارات مُلکی و ولائیتی

لاہور۔ ۲۶ جولائی بروز شنبہ کو واسطے تقسیم انعام طلبا پنجاب یونیورسٹی کالج کے جو امتحان ارٹ و علم طب اور زبانہائے شرقی میں کامیاب ہوئے ہیں لارنس حال میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صاحبان انگریز و روسائے شہر جمع ہو گئے +

کھیل عجیب۔ شہر کلکتہ میں ایک لڑکا تھوڑے روز ہوئے کہ ایک نشانہ پر گولی مار رہا تھا دوسرے لڑکے نے اُسے تمسخر کیا اسپر اُسنے کہا کہ میں شرط لگاتا ہوں کہ اتنی دور سے تجھ کو گولی سے مار سکتا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ میں یہہ شرط قبول کرتا ہوں اسپر اُسنے گولی چلائی اور اُسکے پہلو میں لگی چونکہ اُسنے آپ شرط لگائی تھی پہلے روز خاموش رہا دوسرے روز جب اُسے ایذا ہوئی اسبات کو ظاہر کر دیا جسپر وہ ماخوذ ہوا اور مقدمہ دایر عدالت ہی +

ایلچی کابل۔ ۲۷ جون کو ایلچی کابل شرفیاب ملاقات جناب گورنر جنرل بہادر بمقام شملہ ہوا اور خاص سبب آنیکا بابت قاتل میجر میکڈانلڈ صاحب کے ہوا ایلچی مذکور نے بیان کیا کہ امیر صاحب کو یقین ہی کہ سرکار انگریزی کو اس قتل سے سخت رنج ہوا اسلئے کوشش کر رہے ہیں کہ بہرام خان اور اُسکے ساتھیوں کو گرفتار کرکے سخت سزا دیویں +

وفات شاعر۔ بابو میکیل مادھو سودم دت ایک بنگال شاعر اعلے خاندان میں سے تھا جسنے کلکتہ کے جنرل ہسپتال میں وفات پائی خاندان دت سے پانچ شاعر نامی گرامی ہوئے جنموں کے بہت سے اشعار انگریزوں میں مشہور ہیں +

زنجبار سے خبر آئی کہ ایک مدراسی آرنامسلتو نامی نے کچھ عرصہ سے زنجبار میں سکونت اختیار کی اب ڈاکٹر کرک صاحب پولٹیکل اجنٹ نے علت بردہ فروشی میں اُسے ماخوذ کرکے اُسکی نسبت یہہ حکم صادر فرمایا کہ مجرم مذکور زنجبار سے نکالا جاوے اور نیز ایکہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے +

کان چاندی۔ کارسپانڈنٹ انڈین پبلک اوپینین مقام کٹوہ سے رقمطراز ہی کہ ایک پُرانی کان ظاہر ہوئی ہی جسمیں تین سوراخ ہیں اور چاندی بہت عمدہ نکلتی ہی +

دریافت مفید۔ اُن لوگوں کے واسطے جو چاہکی کاشتکاری کرتے ہیں یہہ خبر مفید دریافت ہوئی ہی کہ ٹیڈی چاہ کے پتوں کو نہیں کھاتی مقام دارجیلنگ کے ایک اخبار میں مندرج ہی کہ چاہکے کھیت میں ٹڈی لشکر زردکش ہوا ایسا تک کہ تمام روئے زمین سرخ ہوگیا کچھ دیر بعد جب ٹڈیاں اُڑگئیں تمام گھاس و سبزی کو چٹ کر گئیں مگر چاہکے پتوں کو بالکل نہ چھوا +

مدراس۔ اس امر میں کچھ شبہ ہی کہ منیوسپل کمیٹی مدراس سے باشندگان شہر کے حق میں کچھ فایدہ ہی یا نہیں اسلئے کہ ممبران کا شمار ۳۲ ہی جن میں سے دو ثلث اکثر غیر حاضر رہتے ہیں باقی جو حاضر ہوتے ہیں وہ مقولۂ ست بچن کی تعمیل کر رہے ہیں اور سنجیدہ معقولوں پر کچھ لحاظ نہیں کرتے یہہ کمیٹی عرصہ چھ سال سے قایم ہوئی ہی اور اس عرصہ میں ۱۲ لاکھ روپیہ کی قرضدار ہو گئی ہی کہ سرکار سے درخواست کیجائے کہ کچھ تغیر و تبدل کیا جائے +

از انڈین پبلک اوپینین

اضلاع مغربی و شمالی سے خبر ہی کہ جو اشخاص انگلستان میں امتحان قانونی میں کامیاب ہوئے اُن میں ایک مسٹر الفرڈ نندی خلف پادری گوپی ناتھ نندی مرحوم جو فتح پور کے مشن میں تھا کامیاب ہوا۔ یہہ جوان ۱۸۵۷ء کے غدر میں مولوی لیاقت علی مفسد الہ آباد کے سامنے معہ اپنے بھائی و ہمشیرہ حاضر کیا گیا تھا لیکن قدرت الہی سے اُسکے ہاتھ سے بچ گیا تھا۔ سُنتے ہیں کہ اُسکا ارادہ ہی کہ بعد پوری تحصیل کے ہندوستان میں آکر بیرسٹرات لا اضلاع مغربی و شمالی میں ہو گا +

عرب۔ سعود بن فیصل نجد کے تمام ملک کا حاکم ہوگیا ہی اور اُسکا بھائی عبداللہ شہر ریاض میں محاصرہ میں ہی +

وفات۔ نہایت افسوس کی بات ہی کہ پنجاب کے نامی گرامی رئیس سردار نہال سنگھ چاچی خاطب بخطاب ستارہ ہند نے جو کہ عرصہ سے



سخت بیمار ہو رہے تھے ۵ تاریخ ماہ حال کو قریب ۲ بجے شام کے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا + ازاخبار عام

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ پبلک اوپینین مقام پشاور سے رقمطراز ہے کہ میاں گل اپنے والد اخوند سوات سے ناراض ہو کر پانچسو سوار ہمراہ لیکر بباعث تکرار خانگی کے گھر سے نکل گیا اور متصل چونبد کے خیمجات استادہ کئے ہیں اخوند نے کئی قاصدوں کو بھیجکر منت کی کہ وہ واپس آجائے لیکن اُسنے آنے سے انکار کیا دیکھا چاہئے کہ میاں گل کیا گل کھلاتے ہیں +

امیر جہاندار شاہ حاکم سابق بدخشاں دو ہزار آدمی لیکر قلاب پہنچا یا تاکہ میر محمود شاہ حاکم حال بدخشاں سے لڑائی کرے ایک مقابلہ ہوا جسمیں وہ سخت شکست پاکر مدر کو بھاگ گیا بعد اس لڑائی کے جب میر محمود شاہ واپس آتا تھا تو مابین اُسکے اور میر حیدر بیگ برادر زادہ میر جہاندار شاہ کے جنگ ہوا جسمیں میر حیدر بیگ کو بعد شکست کے اسیر کرکے بدخشاں میں پہنچایا گیا +

۲۰ جولائی کو ایک سخت جنگ مابین قوم خروتی و سلیمان خیل کے متصل گندوس کے ہوا جسمیں ۱۰۰ آدمی طرفین کے کھیت رہے اِس لئے کہ طرفین کے بہت سے لوگ گندوس کے متصل جمع ہو رہے ہیں اُمید ہے کہ ایک اور مقابلہ ہوگا +

جب امیر کابل کو یہہ خبر پہنچی تو افضل خان کو معہ چند آدمیوں کے واسطے سرکوبی سلیمان خیل کے روانہ کیا +

لودیانہ - اِس ہفتہ میں بھی گئے روز باران رحمت نازل ہوئی اور شب و روز خنکی رہی یہاں بھی مثل اور شہروں پنجاب کے ایک انجمن کے قایم کرنیکی تجویز ہو رہی ہے چنانچہ اسی غرض سے چند مرتبہ کمیٹی بھی منعقد ہوئی اور دو تین صاحبان نے اپنی علو ہمتی سے نو نو روپیہ سالیانہ دینا منظور کیا ہے لیکن جب تک رؤسا و اعلایہ شہر کمیٹی میں شریک نہوں اور سرمایہ کافی بہم نہ پہنچایا جاوے اور سب کے سب تہ دل سے معاون نہبنیں تب تک چند صاحبوں کی فیاضی سے انجمن کا قایم ہونا امر محالات سے معلوم ہوتا ہے فقط

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۹ - تا ۱۵ جولائی ۱۸۷۳ء

لندن میں یہہ تجویز ہوئی کہ چھ لاکھ روپیہ بطور چندہ جمع کیا جائے جس سے ایک ٹکڑہ ریل کا ملک چین میں تیار کرواکر شہنشاہ چین کی نذر کیا جائے تاکہ اُنکو فواید ریل سے آگاہی ہو مگر اتنے میں خبر ملی کہ شہر تنتین سے پیکن تک ریل کی تجویز ہو چکی ہے واسطے چندہ کا فراہم کرنا موقوف رہا - ۱۱ جولائی کو ڈیوک آف ایڈنبرا کی شاہزادی روس سے نسبت ہوئی سپاہ انگریزی نے شہر المیرا واقع ملک افریقہ پر قبضہ کرکے اُسے جلا دیا اور قوم اشانٹی کو شکست دی **پارس** میں شاہ فارس کی بڑی دھوم دھام سے تعظیم و استقبال کیا گیا شاہ نے لشکر کا ملاحظہ فرمایا اور شام کے وقت پارس میں روشنی کی گئی سپاہیان جرمن نے شہر پارس کو چھوڑنا شروع کیا **سنت پیٹرز برگ** سے خبر ہے کہ جنرل کافمین خیوا سے تاشقند کو ۱۰ اگست تک واپس جائینگے اور ایلچی کاشغر یہاں پہنچ گیا **میڈرڈ** سے خبر ہے کہ سرکار بڑی تجویز کر رہی ہے کہ کارلسٹ کو شکست دیجائے ۱۱ جولائی کو سوالکٹ سرفندہ کارلسٹ نے چار ہزار فوج لیکر مقام ریپولو میں سرکاری فوج پر حملہ کرکے پراگندہ کر دیا +

مسیح ابن اللہ - خدا - کفارہ - خاتم النبین ہے

یہہ چاروں باتیں عیسائیوں کے عقیدہ کی ایک جزو ہیں - اور بڑی مشکل میں اور اِس لئے ہندو و مسلمان وغیرہ اسمیں لغزش کھاتے ہیں اور اِس پر معترض ہوتے ہیں چند روز ہوئے کہ اخبار منشور محمدی میں بھی ایک مضمون اسی بناء پر ایک شخص مسمی ملک شاہ نے تحریر فرمایا ہے جو کہ محض اُن کی ناواقفی اور نافہمی کا نتیجہ ہے +

اسواسطے میں ان امور پر اپنی عقل خداداد کے موافق تحریر کرتا ہوں تاکہ معترض اور نیز متلاشیان دین عیسوی کو اُسکے سمجھنے میں مدد ملے +

ملک شاہ نے اپنے مضمون کا آغاز یوں کیا ہے کہ انجیل کا حال شئی تواریخ کی کتابوں سے معلوم ہوا ہے کہ یہہ کتابیں مروج اہل کتاب بالکل فاسد اور لکھی ہیں چنانچہ مسٹر کارلائل کہتے ہیں کہ ترجمہ انگریزی میں مطلب بالکل فاسد اور بازار راستی کا کاسد ہے - اور ورکو ظلمت میں اور پیچ کو دروغ پر فوقیت بخشتے ہیں اور علمائے لنکن نے بدرخواست خود گذارش بادشاہ کو کیا تھا کہ ترجمہ انگریزی بیبل کا بہت خراب ہے کہ بعض جگہہ بڑھایا گیا اور بعض جگہہ گھٹایا گیا اور بعض جگہہ بدلا گیا اور مسٹر براٹن نے درخواست کی تھی کہ ترجمہ انگریزی بیبل کا موجودہ انگلستان غلطیوں سے پُر ہے اور مسٹر ہربن نے کہا تھا کہ میں کمی و بیشی اور اخفائے مطلب اور تبدیل معانی کیونکر ستدوں غرضکہ انجیل مروجہ تمام تغیر و تبدل سے پُر اور طائر مطلب سے بے بہرہ ہے پھر ایسی انجیل کے رو سے عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہنا اور الوہیت اُسکی ثابت کرنی اور تمام دنیا کا پیغمبر مبعوث کہنا باطل و عاطل ہے بلکہ اُسمیں بھی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا - عیسیٰ نے تمثیلاً کہا ہوگا کہ ایسا عزیز و برگزیدہ درگاہ کبریا ہوں کہ جیسا بیٹا باپ کو محبوب اور اُسکی طبع کو مرغوب ہوتا ہے +

ملک شاہ صاحب معلوم نہیں کہ آپ نے کونسی تواریخ سے ثابت کیا ہے کہ انجیل فاسد اور لکھی ہی اُسکا حوالہ تو دیجئے - یہہ ثبوت اور حوالے جو آپ نے دیئے ہیں بالکل فاسد اور نکمے ہیں - اے جامع علم معقول بہتر ہوتا اگر آپ آغاز مباحثہ سے پہلے اور شروع اعتراض سے پیشتر علم منطق اور مناظرہ کا مطالعہ کر لیتے تاکہ آپکو اعتراض کے کرنے اور ثبوت دینے اور دلیل کے پیش کرنے کا ڈھنگ یاد ہو جاتا اور اِس قسم کی فاش غلطی میں گرفتار نہوتے چھوڑا کہیں تھا اور جا پڑا کہیں - آپ کا دعویٰ ہے کہ انجیل فاسد اور لکھی ہے اور دلیل اُسکی آپ یہہ دیتے ہیں کہ مسٹر کارلائل یا کسی اور کے کہنے سے یہہ ثابت ہے کہ اُسکا ترجمہ انگریزی بہت خراب ہے +

واہ صاحب واہ آپ ہی انصاف فرماویں کہ یہہ دلیل اسی قسم کی نہیں جیسا کہ ہم کہیں قرآن بالکل فاسد اور نکما ہے کیونکہ اُسکا ترجمہ اردو بہت خراب ہے آپکو معلوم نہیں کہ عیسائیوں کا اعتقاد اور اُنکے عقیدے کی بنیاد کچھ ترجمہ انگریزی اور اردو وغیرہ پر نہیں بلکہ اصلی کتاب پر ہے اور نہ کوئی عیسائی ترجمہ کو الہامی کتاب روح القدس کی لکھائی ہوئی مانتا ہے ہم جو کچھ دعویٰ کرتے ہیں وہ اصل کتاب کی نسبت ہے نہ ترجمہ کی نسبت اور ترجمہ کی خرابی کچھ اصل کتاب پر نقص نہیں ڈالتی - ترجمہ غلط ہے تو غلط سے اُسکی پابندی اور شہادت دہی تک ہر جیان تک عمل

کے مطابق ہو جیسا کہ آپکے اس بہر اور ترجمہ کچھ زشتہ آسانی قصور نہیں کیا جا۔ بھلا صاحب آپ ہی کہیں کہ اگر کوئی شخص قرآن کا ترجمہ غلط کرے تو اُس سے قرآن کے معنا مین غلط ٹھہر جائینگے نہیں بلکہ ترجمہ کی صحت و ستم کے ملاحظہ کے واسطے اصل کتاب کی شہادت لیجاویگی اور اصل کتاب کو معتبر سمجھا جائیگا +

اور ابن اللہ وغیرہ کا لفظ یسوع کی نسبت ترجمہ میں ہی مستعمل نہیں ہوا بلکہ اصل کتاب میں آیا ہے اور ہم اصل انجیل کے رو سے ہی اُسکو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور اُسی سے اُسکی الوہیت وغیرہ ثابت کرتے ہیں +

بیشک محمدی یسوع کو ابن اللہ کہنے سے نفرت کرتے ہیں اور اسپر اعتراض لاتے ہیں لیکن یہہ اُنکی غلطی ہے +

ہم یسوع کو جسمانی طور پر خدا کا بیٹا نہیں کہتے جیسا کہ اُنکا خیال ہے بلکہ ہمارا یہہ عقیدہ ہے کہ خدا جورو سے اور بیٹے سے پاک ہے اور جو شخص جسمانی طور پر اُسکو خدا کا بیٹا قرار دیتا ہے وہ گنہگار اور کافر جہنمی ہے +

اب انصاف کو مد نظر اور تعصب کو دور فرما کر ملاحظہ فرماویں تا کہ آپ کوتاہ بینی سے اِس غلطی اور دُھوکہ میں پھنسے نہ رہیں۔ کہ ابن اللہ کل بیبل میں چار اشخاص کی نسبت مستعمل ہوا ہے +

۱۔ فرشتوں کی نسبت دیکھو ایوب کی کتاب پہلا باب ۶ آیت جہاں لکھا ہے ایکدن ایسا ہوا کہ بنی اللہ آئے کہ خدا کے حضور حاضر ہوں۔ پھر ۳۸ باب ۷ آیت کتاب مذکور جب صبح کے ستارے ملکے گاتے تھے اور سارے بنی اللہ خوشی کے مارے للکارتے تھے اور اِس لفظ کا استعمال فرشتوں کی نسبت اِس واسطے ہوا ہے کہ وہ آدمزاد کی مانند ہو توسل ماں اور باپ کے پیدا نہیں ہوئے بلکہ سارے ایکہی دفعہ خدا کے حکم سے مبعوث ہوئے +

۲۔ آدم کی نسبت دیکھو لوکا کی انجیل تیسرا باب ۳۸ آیت جسمیں آدم کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے اور اُسکا سبب بھی یہی ہے کہ وہ بغیر ماں اور باپ کے صرف خدا قادر مطلق کے حکم سے پیدا ہوا +

۳۔ خدا پرست لوگوں کی نسبت بھی یہہ لفظ بیبل میں آیا ہے جیسے اسرائیل اور افرئیم بلکہ اُنکو پلوٹھے بیٹے کہا گیا ہے دیکھو رمیاہ نبی ۳۱ باب ۹ آیت اور مسیح پر ایمان لانے والوں کے لئے یہہ لفظ مستعمل ہوا ہے دیکھو انجیل یوحنا پہلا باب ۱۲ آیت لیکن جتنوں نے مسیح کو قبول کیا اُسنے اُنہیں اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں یعنے اُنہیں جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ہیں پھر یوحنا کا پہلا خط تیسرا باب پہلی آیت دیکھو کیسی محبت باپ نے ہمسے کی کہ ہم خدا کے فرزند کہلائے۔ اور رومیوں کا خط ۸ باب ۱۴ آیت جتنے خدا کی روح کی ہدایت پر چلتے ہیں وے سبھی خدا کے فرزند ہیں +

اِن آیتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے بندوں کو بیبل میں فرزند خدا کہا گیا ہے اِسکا سبب یہہ ہے ۱۔ کہ اُنہوں نے خدا کی پاک روح کی تاثیر سے نیا جنم حاصل کیا ہے اور ۲۔ کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے خدا کے خاندان میں شامل ہوئے جیسا لکھا ہے وے نہ لہو سے اور نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہیں اور فرزندوں کی سی طبیعت اور حق حاصل کیا +

۴۔ خداوند یسوع مسیح کی نسبت ابن اللہ کا لفظ بیبل میں آیا ہے دیکھو لوکا کی انجیل پہلا باب ۳۵ آیت وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلاویگا اور مرقس کی انجیل پہلا باب پہلی آیت خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی انجیل کا شروع۔ یوحنا کی انجیل پہلا باب ۳۴ آیت سو میں نے دیکھا اور گواہی دی کہ یہی خدا کا بیٹا ہے یوحنا کی انجیل ۹ باب ۱۹ آیت ہم تو ایمان لائے اور جان گئے کہ تو زندہ خدا کا بیٹا ہے اور یہی طرح کم سے کم ۵۰ دفعہ لفظ ابن اللہ کا بیبل میں مسیح کی نسبت آیا ہے لیکن ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں +

اب یہہ سوال ہے کہ خداوند یسوع مسیح کو ابن اللہ کیوں کہا گیا ہے سو اسکا جواب ہم انجیل سے ہی تحریر کرتے ہیں +

واضح ہو کہ انجیل مقدس میں یسوع مسیح کو ابن اللہ کہنے کے دو سبب بیان ہوئے ہیں۔ ۱۔ لوکا کی انجیل پہلا باب ۳۵ آیت فرشتہ نے جواب میں اُسے یعنے مریم کو کہا کہ روح قدس تجھ پر اُتریگی اور خدا تعالی کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہوگا اس سبب سے وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلاویگا +

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح ابن آدم ابن مریم خدا کا بیٹا کہلایا اِسواسطے کہ اُسکی پیدائش روح قدس اور خدا کی قدرت کے سایہ سے بغیر باپ کے ہوئی +

یعنے وہ خدا کی خاص قدرت سے پیدا ہوا اِسواسطے خدا کا بیٹا کہلایا +

۲۔ دوسری وجہ یسوع مسیح کو ابن اللہ کہنے کی یوحنا کی انجیل میں مندرج ہے دیکھو پہلا باب ۱۴ آیت اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا اور ہمنے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال اِس آیت کا بیان یوں ہے کہ کلمۃ اللہ جو ابتدا میں تھا اور خدا کے ساتھہ تھا اور خدا تھا۔ یعنے ابن اللہ جو ذات الوہیت کا دوسرا شخص ہے مجسم ہوا یعنے جسم اختیار کر کے یسوع مسیح میں رہا اور اُسکا جلال اُسمیں ایسا ظاہر ہوا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال اِس سبب سے خداوند یسوع مسیح ابن اللہ کہلایا یعنے ابن اللہ اُسمیں مجسم ہو کے رہا اور نجات کے کام کو پورا کیا اِسواسطے وہ خدا کا بیٹا کہلایا۔ اور یہی خاص سبب ہے کہ جسواسطے خداوند یسوع مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا کہلایا کیونکہ اُسکی ابنیت اوروں کی مانند نہیں تھی۔ اور نہ فرشتے اور نہ آدم اور نہ خدا کے بندے اِس سبب سے خدا کے بیٹے کہلائے۔ یہہ خاص سبب ابنیت کا صرف خداوند یسوع مسیح میں موجود تھا اور وہی اکیلا انسان تھا جسمیں الوہیت مجسم ہوئی یعنے ابن اللہ جو ابتدا میں تھا خدا کے ساتھہ تھا خدا تھا اکیلا اُسمیں رہا۔ اِسواسطے خداوند یسوع مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا کہلایا ہے +

نہ اِس لئے جیسا کہ ملک شاہ صاحب نے یہہ کفر کا کلمہ کہا کہ خدا کی تین جوروئیں تھی اور مسیح تیسری جورو کا اکلوتا بیٹا تھا +

یہہ ساری باتیں الہامی ہیں تقریر میں نہیں آسکتیں اُسکی سچائی اُن معجزات سے ثابت ہوتی ہے جو کہ اُس سے ظاہر ہوئے اور نیز اُسکا سمجھنا متعلق مسئلہ تثلیث کے ہے انسان کو پوری سمجھ اسکی جبھی آسکتی ہے جبکہ بیان تثلیث کو وہ بخوبی سمجھ لیوے +

لیکن اِس جگہہ اسکا بیان موافق انجیل کے ہوا کہ کس واسطے یسوع کو ابن اللہ کہا گیا ہے تا کہ لوگ اُس کو بخوبی سمجھ لیویں۔ جو تہمت عیسائیوں پر نہ رکھیں کہ وہ جسمانی طور پر خدا کا بیٹا ہے +

باقی بہ ہفتہ آئندہ

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا